وسیلۂ فیوض و برکات الٰہی

آقائے شریعت صفوۃ العلماء مولانا سید کلب عابد نقوی طاب ثراہ

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سید الانبیاء و المرسلین ابی القاسم محمد و اٰلہ الطیبین الطاھرین المعصومین خصوصاً علیٰ بقیۃ اللّٰہ فی خلقہ و حجۃ علی ارضہ امین وحیہ و عیبۃ علمہ الذی ببقائہ بقیۃ الدنیا و بیمنہ رزق الوریٰ سید نا مولانا حجۃ بن الحسن السلام التام علیہ و علیٰ اٰبائہ الکرام۔

شعبان کا بابرکت مہینہ اتنا محترم ہے کہ خاتم النبیین و سید المرسلین نے اس کو اپنی طرف منسوب کر کے ارشاد فرمایا ہے کہ رمضان خدا کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے۔ اس مہینے کی تیسری تاریخ کو ہمارے تیسرے امام جگر گوشۂ سید المرسلین مصداق ذبح عظیم حضرت ابوعبداللہ الحسینؑ کی ولادت باسعادت ہوئی ہے اور وسط ماہ شب پانزدہم ماہ شعبان وہ بابرکت رات ہے کہ جس میں نور اللّٰہ فی السموات و الارضین امام عصرؑ کے وجود ذی جود سے دنیا روشن و منور ہوئی ہے۔ **اللھم صل علیٰ محمد و اٰل محمد**

اس میں کوئی شک نہیں کہ کارخانۂ عالم اللہ ہی کے اشارے پر چل رہا ہے۔ لیکن سنت الٰہی یہ قرار پائی ہے کہ اس نے اپنی صفات کمال کے ظہور کے لئے اسباب و ذرائع مقرر فرمائے ہیں۔ نظام کائنات ملائکہ کے ذریعہ قائم ہے جیسا کہ قرآن نے ارشاد فرمایا ہے: **و المدبرات امرا** مجھے قسم ہے (ان ملائکہ کی) جو امر الٰہی کی تدبیر کرتے ہیں۔ عالم غیب و ملکوت سے اشرف المخلوقات انسان کے لئے جن ذوات کو رابطہ قرار دیا گیا ہے وہ ملائکہ کی بہ نسبت زیادہ باشرف ذاتیں ہیں جن کا لقب خلیفۃ اللہ قرار پایا ہے۔

جب تخلیق انسانی سے ارادۂ الٰہی متعلق ہوا تو سب سے پہلے اسی رابطہ کا جناب آدمؑ کی شکل میں تقرر فرمایا گیا۔ اس خلافت الٰہی کا سلسلہ ہر دور میں انبیاء و مرسلین اور اوصیائے انبیاء کے ذریعہ قائم رہا۔ یہاں تک کہ ارحم الراحمین نے اپنی رحمانیت و رحیمیت کے مظہر تام رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰؐ کو مبعوث برسالت فرمایا۔ سرکار رسالت کی ذات تمام عالم کے لئے اللہ کی صفت رحمٰن کا مظہر بھی تھی اور مومنین کے لیے خاص طور پر رحیمیت کا مظہر بھی تھی۔ جیسا کہ قرآن مجید نے رسولؐ کی صفت **بالمومنین رؤف رحیم** فرمائی ہے۔ رسولؐ کے بعد اللہ کے فیوض و برکات کا سلسلہ ختم ہو جائے اور اللہ اپنی صفات رحمانیت و رحیمیت کے ظہور کا وسیلہ کسی کو قرار نہ دے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی جبکہ رسولؐ اکرم مختلف مواقع پر اس کا اعلان بھی فرماتے رہے ہیں کہ میرے بعد بھی یہ سلسلہ قائم رہے گا۔ کبھی حدیث ثقلین میں ارشاد ہوتا ہے تم میں دو گراں قیمت چیزیں چھوڑے جاتا

ہوں ایک خدا کی کتاب دوسری میری عترت واہلبیت ہیں جب تک ان دونوں سے وابستہ رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے اور یہ کہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر نہ پہنچ جائیں۔ کبھی حدیث نجوم میں ارشاد ہوا ''جس طرح ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں اسی طرح میرے اہلبیتؑ زمین کے لوگوں کے لیے امان ہیں ان میں جب بھی کوئی ستارہ نگاہوں سے غائب ہوتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ طلوع کرتا رہتا ہے۔'' حدیث شریف کا بظاہر مطلب یہ ہے کہ تمام نظام سماوات ستاروں کی جذب و کشش پر قائم ہے اگر یہ سلسلہ ٹوٹ جائے تو عالم بالا میں ابتری پھیل جائے اسی طرح زمین کا نظام اہلبیت علیہم السلام میں سے کسی نہ کسی فرد کے وجود پر موقوف ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک قائم رہے گا۔ اور بھی متعدد روایات اہل اسلام کی معتبر کتابوں میں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ عالم انسانیت میں غیبی فیوض و برکات کا ذریعہ خاتم النبیینؐ کے بعد آپ کی ذریت طاہرہ ہے جن کی کوئی نہ کوئی فرد قیامت تک قائم رہے گی۔ قرآن مجید کا مشہور سورہ انا انزلناہ بھی اس کا شاہد ہے ممکن ہے کہ اس سورہ کی تلاوت کی تاکید اور کثرت ثواب کی روایات اسی بنا پر ہوں کہ اس سورہ سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی ذات ایسی ہے جو ملائکہ رحمت کے نزول کا مرکز ہے اور ہمیشہ زمین پر موجود رہے گی۔ ہمیں چاہئے کہ اس سے اپنا روحانی رابطہ قائم رکھیں۔ سورہ کی ابتدا میں ارشاد ہے ''ہم نے قرآن

کو شب قدر میں نازل کیا'' نزول قرآن کا ذکر صیغۂ ماضی میں کیا گیا، یعنی وہ ایک معینہ شب تھی جس میں قرآن قلب رسالت یا پہلے آسمان پر نازل ہوا۔ لیکن ایسا نہیں ہے کہ یہ رات بس ایک مرتبہ نزول قرآن کے موقع پر آئی اور ختم ہوگئی بلکہ شب قدر کے تعارف میں ارشاد ہوا ''تنزل الملائکة و الروح'' ملائکہ اور روح کا نزول اس شب میں ہوتا رہتا ہے۔ ماضی کا صیغہ نہیں بلکہ مضارع کا صیغہ وہ بھی نزول نہیں 'تنزیل' ہے۔ اس کا مطلب سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ شب قدر برابر آتی رہے گی اور نزول ملائکہ کا سلسلہ قائم رہے گا جو تحفۂ درود وسلام کے ساتھ زمین پر اترتے رہیں گے اس سے پتہ چلتا ہے کہ رسالت مآبؐ کے بعد بھی کوئی ایسی ذات ہے جو تمام عالم کے لیے اللہ کی رحمانیت اور خاص طور پر مومنین کے لیے رحیمیت کا مظہر بن کر الٰہی فیوض و برکات کا وسیلہ ہے۔ یہی وہ ذات ہے جو خلیفة اللہ فی الارض، رسالت مآبؐ کی نائب، تمام عالم کے لئے امن وسلامتی کا ذریعہ جس کے لئے **ببقائه بقية الدنيا و بيمنه رز ق الورىٰ** کہنا درست ہے۔ خداوند عالم ہم سب وابستگان دامان خاندان رسالت کو توفیق عطا فرمائے کہ اپنے اعمال و کردار سے اس سریر آرائے سلطنت امامت و نیابت رسولؐ کی خوشنودی حاصل کر کے ان کی دعاؤں کے مستحق قرار پائیں۔

امام حسین علیہ السلام:

- جس طرح تمہیں اپنے اوپر ظلم پسند نہیں دوسروں پر ظلم مت کرو۔
- انسان کی عزت اس میں ہے کہ وہ دوسروں کا محتاج نہ رہے۔